نسیم سید

غزل
(میر حسن کی زمین میں)

دل لہو ہوتا ہے ہو آنکھیں لہو مت کیجیو
چاہتی ہے جو یہ دنیا وہ کبھو مت کیجو

رہیو محو گفتگو اک آرزو سے رات دن
آرزو جب رو بہ رو ہو ، گفتگو مت کیجیو

جانیو اس کو تبرک بارگاہِ عشق کا
جب مسک جائے کوئی دھڑکن رفو مت کیجیو

سورۂ یوسف ہے وہ رخ دید کو تاکید ہو
ایسے چہرے کی تلاوت بے وضو مت کیجیو

مدعا کہہ کر سبک سر کیجیو مت عشق کو
اس انا خو کی انا کو سرخرو مت کیجیو

بے نصب آواز کا مت دیجیو ہرگز جواب
اپنے لہجے کو کبھی بے آبرو مت کیجیو

چاک پر کیسے ڈھلا ہے کون، کس آوے کا ہے
جانیو سب آئینہ پر رو بہ رو مت کیجیو

در بہ در کاسہ بکف شہرت گزیدوں کے یہ غول
ان سے عبرت لیجیو یہ ہاؤ ہو مت کیجیو